Registered.   L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۹	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۶ جون ۱۹۰۹ء	جلد ۳۷

لودیانہ کرسچن بک سٹور کی شائع شدہ کتابیں

ستیارتھ پرکاش درپن

مصنف پادری جی- ایل ٹھاکرداس صاحب لاہور

اس کتاب میں ان اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہی جو آریہ سماج کے بانی دیانند سرسوتی نے بائیبل مقدس پر کئے ہیں ہر ایک مسیحی استادوں اور منادوں کے لئے بڑی مفید کتاب ہی قیمت ۱۲ مجلد ایک روپیہ عہ +

گنجینہ اسلام

(رومن اردو) مصنف پادری ای- ایم ویری صاحب ڈی- ڈی

دین اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے مسیحی واعظوں اور علم الٰہی کے طالبعلموں کیلئے نہایت ہی مفید کتاب ہی قیمت ۸ مجلد ایک روپیہ عہ +

موازنہ مذاہب

مختلف مذاہب کی تعلیمات (رومن اردو)

ڈاکٹر ایچ ایس کیلاگ کے لیکچروں کا مجموعہ جو انہوں نے پرنسٹن یونیورسٹی میں دیئے پادری راجہ رام چیتا مبر بی- اے نے ترجمہ کیا ہر ایک کو اسے پڑھنا چاہئے- قیمت ۸

فوز العظیم بالتصویر

پادری ای- ایم ویری صاحب ڈی- ڈی کی انگریزی کتاب "زینب دی پنجابی" کا بامحاورہ اردو ترجمہ اس میں کہانی کے طور پر ایک مسلمان کے مسیحی ہونیکی مشکلات اور تجربوں کا ذکر کیا گیا ہی قیمت ۳ مجلد ۴ +

سمپردائے

مولفہ پروفیسر بی- بی رائے صاحب مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

اس اردو رسالے میں سمپردایوں کی تواریخ و تعلیم اور مختلف ریت و رسم کی تشخیص کی گئی ہی- حجم کتاب ۲۹۲ +

قیمت چھ آنے ۶ مجلد دس آنے ۱۰

گیت کی کتابیں

موٹے حروف کے گیت کی کتاب قیمت ۶ بیکا- ٹیپ میں گیت کی کتاب کپڑے کی جلد قیمت ایک روپیہ ۴

سادہ رومن میں قیمت ۶ سے لیکر ۹ تک

دیہاتی گیتیں

اردو حروف میں قیمت	۹ پائی
ناگری میں "	۶ پائی
گورمکھی میں "	۶ پائی

ایک آنہ ٹریکٹ

بائیبل اور سائنس-

مرزا غلام احمد قادیانی-

ازالتہ المرزا قادیانی-

یسوع مسیح کون تھا (ایک وعظ جو کنارن مکلوڈ صاحب کی طرف سے ہے)

رسالجات

پیسے والے ٹریکٹ

اے آدم تو کہاں ہے-

ایک مجروح سپاہی-

مسیحی مذہب کی صداقت (جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہی)-

نبدرگاہ میں داخل ہونا-

ارے اے سب لوگو آؤ-

معجزہ-

رسالہ ذنوب محمدیہ-

تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو

لیف لیٹ

آپ کو مژدہ ہو- قیمت ایک پائی-

خدا کا کلام آپ کے حق میں کیا کہتا ہے +

خدا سے میل-

فقط ایمان لاؤ-

مسیح پر ایمان لانا کیا ہے-

جوانوں کیلئے ۱۲ قصونکی کتابیں

عزت بیٹیاں- رام پال سنگھ- ہیرا کا قصہ- شریف بیبیاں- جاپان کے حالات- چند لیلا- لارڈ کلایو ہند میں- تاریخ یونان- رابنسن کروسو- تاریخ مصر- مرقع روس- فوز العظیم- یہہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں +

تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ ۱۶ جولائی ۱۹۰۹ء

بداخلاق کتابیں

آج کل بے شمار کتابیں شایع ہوتی ہیں۔ بعض دینی اور بعض دنیاوی۔ پر بہت کتابیں ایسی شایع ہوتی ہیں جن کے پڑھنے سے عوام الناس کا اخلاقی طور سے بہت نقصان ہوتا ہے اکثر وہ کتابیں جو ناول کہلاتی ہیں اس قسم کی ہیں۔ ان میں فحش اور گندے مضامین ہوتے ہیں۔ اور غلط اور بے جا خیالات سے بھرے ہوتے ہیں۔ مثلاً جو تعلیم عورتوں کی بابت یا اس رشتے کی نسبت جو مرد اور عورت کے درمیان ہے عموماً یہ خیال دکھلاتے ہیں کہ عورتیں بذاتہ بداخلاق ہوتی ہیں اور کہ وہ محبت جو خصم و جورو وغیرہ میں پائی جاتی ہو وہ عشق انگیز اور جسمانی جوش ہے۔

ایک شخص نے فی الحال ولایت میں ایک ایسی کتاب تصنیف کر کے شایع کروائی ہے جس میں اُس نے دین عیسوی کی بابت بہت حقارت دلائی ہے۔ اُس کی نسبت ڈاکٹر رابرٹسن نکل اپنے اخبار برٹش ویکلی میں ذیل کے الفاظ میں اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں "اب اس میں سچائی کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے سچ تو ہے کہ اس قسم کے مصنف دین عیسوی کیساتھ اس لئے عداوت رکھتے ہیں کہ دین عیسوی پارسائی کے لئے خبر تند ہے۔ دین عیسوی ہی نے پارسائی کو پیدا کیا۔ اور دین عیسوی کے بغیر پارسائی دنیا میں نہیں رہ سکتی۔ دین عیسوی شیطان کے حملوں کا سامنا کرتا ہے۔ دین عیسوی شادی اور خاندان کی پاکیزگی قایم رکھتا ہے۔ اس سبب سے کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ دنیاوی آدمی اس سے دشمنی کرتے ہیں اور اس کو گرانا چاہتے ہیں"۔ مسیحیوں کو لازم ہے کہ ان کتابوں کو جو ان کے بچوں کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہیں خوب غور سے دیکھیں اور گندے اور فحش اور بداخلاق ناولوں کو آگ میں جلادیں۔ ای۔ ایم۔ ڈبلیو۔

تپ دق کا مرض ہمارے ملک میں خوفناک طور سے پھیلتا جاتا ہے اور بیشمار جوان ہونہار اس کا شکار ہو کر سوکھ سوکھ کر بڑی تکلیف سے جان دیتے ہیں حال میں بمبئی کی ہنوسدن سوسائٹی نے ایک رسالہ بطور سوال وجواب بابت ٹوبرکیولوسس کے انگریزی زبان میں شایع کیا ہے جس کو اگر ہو سکا تو ہم ترجمہ کر کے شایع کرینگے اس رسالے میں تپ دق کے جرمس کا پیدا ذکر ہے۔ اور اس کے نقصانات اور ان سے بچنے کے طریقے بھی بتائے گئے ہیں۔ سوسائٹی کی خواہش ہے کہ اس مرض کی نسبت لوگوں کو پوری واقفیت حاصل ہو تاکہ یہ مہلک مرض زیادہ پھیلنے سے رکا جاوے۔ اس لئے اس رسالے کی بابت پوری اجازت ہے کہ جو چاہے اس کا ترجمہ کر کے پبلک کو فائدہ پہونچاوے۔

ہمعصر انڈین کرسچن مسینجر مطبوعہ ۳ جون ۱۹۰۹ء کا تمام پرچہ سوا چند ایک مضامین کے مس سنگر مرحومہ کی بابت ہے جس میں مرحومہ کے حمیدہ اوصاف اور اعلیٰ کیریکٹر کا پرجوش الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے اور نامی گرامی ولایت کے اور اس ملک کے کئی ایک صاحبان کی جونی رائیں بھی درج ہیں جو وہ مس صاحبہ مرحومہ کی نسبت رکھتے ہیں ان چیدہ چیدہ اصحاب کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ پریذیڈنٹ ہرسین باشندہ یو۔ ایس۔ اے بشپ الیف۔ ڈبلیو۔ وارن۔ پادری سی۔ بی۔ ٹی۔ سیڈیلی مسٹر پارکر۔ راجہ ہرنام سنگھ اہلووالیہ کے۔ سی۔ آئی۔ ای اے۔ سی۔ مکرجی بی۔ اے۔ ای۔ فلپس۔ پادری ڈبلیو پیٹرسن۔ اس لائق و فائق مس صاحبہ مرحومہ نے اپنی حین حیات میں وہ نام پیدا کیا جو شاید ہی کوئی ہندوستانی عورت کریگی۔ ولایت کے ایک نامی اور مشہور معاونان مشن کے خیرخواہ نے مشن کے تمام خرچ و بار کے عوض اس مس صاحبہ مرحومہ کے مسیحی ہو کر ایسی علمی لیاقتیں حاصل کرنے کو پورا امداد دیا تھا ہماری دعا ہے کہ خدا اس مس صاحبہ مرحومہ کی مانند جو مسیحی کلیسیا میں ایسی شہرۂ آفاق تھیں بہت سی ایسی ہی سرگرم روح والی مستورات پیدا کرے جن کی زندگیاں ملک کیلئے مفید ثابت ہوں۔ اور خدا کا جلال کا باعث ہوں جیسی کہ مس صاحبہ مرحومہ ہو گذری ہیں۔

سرکار انگلشیہ نے جو زر کثیر خرچ کر کے آب پاشی کا بڑا ضروری کام جاری کیا ہے بے فایدہ نہیں بلکہ بہت مفید ہے۔ کیونکہ نہری آبادی کو موسموں کے انقلاب سے کوئی نقصان نہ پہونچیگا ہمعصر پائونیر رقمطراز ہے کہ فنانشل کمشنر صاحب نے ۱۹۰۸ء میں پنجاب کی نہری آبادی کا دورہ کیا اور ہر جگہ بڑی ترقی اور کامیابی دیکھکر صاحب موصوف نہایت خوش ہوئے وہ کہتے ہیں کہ کاشتکاری بڑی خبرداری سے ہوتی ہے بڑے خوبصورت اور آرام طلبی والے مکانات سب جگہ تعمیر ہو چکے ہیں۔ تمام گاؤں میں اچھے کوئے لگائے گئے ہیں اور اکثر گاؤں میں مساجد۔ دھرم سالہ اور ریسٹ ہاؤس ہیں۔ عمدہ سایہ دار درخت لگائے گئے ہیں جو کھیتوں اور گھروں میں نظر آتے ہیں۔ اکثر گاؤں کی صفائی قابل بیان ہے اور لوگ صفائی اور گھروں کے چونہ اور گچ والے صاف اور ستھرے ہونے سے خوش نظر آتے ہیں۔ غرض کہ اس تمام کام میں بڑی کامیابی

نظر آتی ہے اور سرکار کی شکر گذاری سے دل بھر جاتا ہی جس نے ۵۰ برس کے تھوڑے سے ہی عرصے میں اس نو آبادی کو بے شمار فائدے پہونچائے ہیں۔

ہمعصر نیوٹو سپیشنین۔ ایک برہمو اخبار مشنری کام کی بابت یوں رقم طراز ہے کہ کرسچن مشنریوں کی محنتیں جو وہ ہمارے ملک میں کر رہے ہیں خدا کے فضل سے بار آور ہوئی ہیں۔ مشنریوں نے ہمارے ملک میں اسکول اور کالج جا بجا کھول دیئے ہیں۔ ہسپتال جاری کئے ہیں۔ یتیم خانے قائم کئے ہیں۔ اور دوسری اور بہت سی انسٹی ٹیوشنز جاری کر کے ہمارے ملک کو بڑا فائدہ پہونچایا ہے جس سے ایک بہت بڑا فائدہ ملک بھر میں نظر آتا ہے اور ان کی نیکی پھیل رہی ہے یہ باتیں جو انہوں نے کیں ہیں۔ ان کو ہمارے ساتھ گہرے تعلق میں لائی ہیں جن کو نہ صرف عوام لوگ ہی قبول کرنے پر ایجوکیٹیڈ لوگ بھی قائل ہیں کہ مشنریوں نے اُن کی بھلائی اور بہتری کے لئے یہ سب کام کئے ہیں وہ ہمارے ملک کو ہم سے بہتر جانتے ہیں اور اس کا سبب جاننا کچھ مشکل نہیں ہے۔ ان کی محبت ہماری محبت سے زیادہ ہے۔ اگرچہ خاص طریقہ جس سے انہوں نے مسیحی مذہب ہمارے سامنے پیش کیا ہے پسند نہیں کیا گیا مگر تاہم انہوں نے مسیح کی بڑی محبت کا اظہار کیا ہے اور اُس ہی کے ساتھ ہم سے محبت بھی دکھلائی ہے اور اس طرح سے ہم کو اخلاقی طور کی عمدہ نصیحت سے بھر دیا ہے کیا یہ ایک ایسا فیکٹ نہیں ہے کہ جس کو ہم کبھی بھولنا نہیں چاہیئے؟ بلکہ چاہیئے کہ ہم اس کا عاجزی شکر گذاری اور آزادگی سے اقرار کریں۔ ہمعصر کا خیال مشنریوں کے کام کی نسبت کوئی نیا نہیں ہے ہمیشہ ایسی گواہی برسوں سے سنی جاتی ہے پر مشنریوں کی غرض اس سے زیادہ بڑھکر روحوں کی نجات تھی جو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب تک بخوبی پوری نہیں ہوئی۔ ممکن ہے کہ مسیحی مذہب کو پیش کرنے کے طریقے میں کچھ غلطی ہو پر جیسے مشنری صاحبان اپنے فرض کو پورا کئے جاتے ہیں اور آنسوؤں کے ساتھ کلام کا بیج بو رہے ہیں جو امید قوی ہے کہ کسی نہ کسی وقت ضرور وہ اُگیگا اور پھل لاویگا۔

رسالہ انڈیا کرسچن اینڈیور بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

ماہ اگست کے لائف لیسن میں اعمال کی کتاب کی چابی گواہی دینا بتاتا ہے اور اس کے متعلق کہتا ہے کہ ہر ایک مسیحی کو گواہی دینا اپنا فرض سمجھنا چاہیے۔ ابتدائی کلیسیا میں تھوڑے سے لوگ جو پہلے صرف ۱۲ کی تعداد میں تھے گواہ تھے۔ ان کے بعد اور بھی ان میں شریک ہوگئے۔ اور ان کی محنت اور کوششوں سے پہلے یروشلم میں اور پھر کنعان کے ملک میں اور پھر ایشیا کوچک یونان اور روم میں کلام پھیلایا گیا۔ اس کلیسیا میں بڑے فصیح پال سے لیکر ادنی شاگرد تک سب خدا کے ٹھہرائے ہوئے گواہ تھے جنہوں نے خوب گواہی دی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارا ملک ہندوستان اپنے گواہی دینے کے فرض کو کب اختیار کریگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب کالج گریجوایٹوں سے لیکر دیہات کے غریب مزدور تک کو گواہی دینے کا ویسا ہی شوق پیدا ہوجاویگا۔ تب اُس ملک میں پوری بشارت دی جاویگی۔ آجکل جتنے مبشر ہیں وہ سب تنخواہ یافتہ ہیں اور بہ مشکل کوئی تنخواہ کے بغیر خدمت کرتا ہوگا۔ پر وقت آنیوالا ہے کہ جب اس ملک کے لڑکے لڑکیاں مرد اور عورتیں بلا تنخواہ خداوند کے گواہ بنیں گے اور خوشی سے خود بشارت کے کام کو شوق کے ساتھ اختیار کریں گے۔ ہماری دعا ہے کہ ایسا وقت جلد آوے۔

ہمعصر نے اس کے بعد عالم بالا کی قوت کا ذکر کیا ہے جس کو اس نے پاور یا طاقت کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسری بات گواہی دینے کے کام کے لئے نہایت ضروری ہے وہ گمنام اشخاص جو پہلے خطرے کے ڈر کے مارے چھپے ہوئے تھے جونہیں روح القدس کا انعام ان کو ملا وہ بہادری اور دلاوری سے اپنے دشمنوں کے روبرو جا کر بھی گواہی دینے لگے اور خدا کی بالائی قوت سے زور آور ہو کر انہوں نے گواہی دینے کے بڑے کام کو بخوبی انجام دیا۔

ریویوز۔ راجہ مہراج کا اٹل دان۔ اس نام کا ایک رسالہ نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ اینڈ بک سوسائیٹی کی طرف سے ہندی میں شائع ہوا ہے جو کیشب بی راؤ صاحب کی تصنیف ہے بہت عمدہ مضمون ہے جس میں نجات دہندہ کو ایک اچھے پیرایہ میں ظاہر کیا ہے قیمت صرف ۳ پائی ہے۔

آریہ سماج۔ اس نام کا ایک رسالہ ہینڈ بل کے نمونے کا ۸ صفحے کا ہندی میں شائع ہوا ہے جس میں آریوں کے خاص اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں بانٹنے کیلئے نہایت مفید ہے یہ دو الہ آباد بک اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی [illegible]

شاہراہ ترقی۔ اس نام کی کتاب مرزا عزیز بیگ صاحب مصنف شاہ جہانپوری کی تصنیف ہے صاحب موصوف نے پچھلے سال ایک کتاب بنام روپیہ کمانیکا فن تصنیف کی تھی جسکی لوگوں نے تعریف کی ہے۔ یہ کتاب شاہراہ ترقی بہت سی اچھی چیزیں بنانیکا عمدہ نسخہ ہے جنکی ترکیبیں اسمیں درج ہیں یکسو سے زیادہ عمدہ چیزوں کے بنانے کی ترکیب اسمیں درج ہے۔ جہاں تک ہم نے اس کو مطالعہ کیا ہے ترکیبیں عمدہ اور آسان معلوم ہوتی ہیں۔ اگر کوئی شخص ان چیزوں کو بنا کے فروخت کرنا شروع کرے تو اُمید کامل ہے کہ خاصا نفع حاصل کریگا۔ اور طرفہ یہ ہے کہ تھوڑی ہی لاگت سے چیزیں تیار ہوسکتی ہیں۔ جنکا خاطر خواہ نفع حاصل ہوسکتا ہے جن اشخاص کے پاس کوئی پیشہ نہیں ہو اگر وہ اس کتاب کو خرید کر ان چیزوں کو بنانا سیکھیں تو ان کے لئے وجہ معاش کی عمدہ صورت نکل سکتی ہے۔ قیمت فی جلد عہ ایک روپیہ ہو اور محصول وغیرہ علیحدہ مصنف خاص جہانپور سے ملسکتی ہے کتاب ہذا حقیقت

شباہت مسیح

بقیہ

اور دوسری پر انگلی رکھی اور کہا کہ اُس کے رخسارے ایسے تھے۔ اور تیسرے پر انگلی رکھی کہ اس کی سر کی شکل اور قد ایسا تھا۔ اور اسی طرح سے تمام باتوں کا بیان دیا۔ اور اپنے بھائی کی صورت کا بیان پورا کیا اور مصوّر نے ایک تصویر بنائی جو اس کو پسند آئی۔ اور سب نے کہا یہ تصویر زندہ لڑکے کی اُتاری ہوئی ہے اور جو جانتے تھے۔ ان کو معلوم تھا کہ یہ تصویر مختلف چہروں سے لی گئی ہے۔

اسی طرح سے مسیح کی تصویر ہم اس کے شاگردوں سے بخوبی کھینچ سکتے ہیں۔ پطرس سے دلیری۔ پولوس سے خیالات کی عمدگی۔ یعقوب سے عملی سمجھ۔ مریم سے روحانی باتوں کی توجہ۔ اس کی والدہ سے تیقن اور یوحنا سے محبت جب ہم ٹھیک طور سے اُن کی زندگیوں پر غور کرتے ہیں اور ان کے احوال سے مطلع ہوتے ہیں۔ تو ان کی استقامت ان کی پاکیزگی ان کی طاقت اور ان کی اعلیٰ زندگی عجیب قسم کی دکھلائی دیتی ہے اور ہم آخرکار اس نتیجے پر پہونچتے ہیں کہ "وہ یسوع کیساتھ تھے"۔ اور ہم یسوع کو ان میں دیکھتے ہیں۔

سوئم۔ مسیح کی مشابہت ہم کس طرح حاصل کر سکتے ہیں

اس کا جواب صاف یہ ہے کہ مشابہت مسیح یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت پیدا کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے ہماری خصلتیں ان ٹھیک امیدوں اور خیالات اور مقاصد اور حرکات پر بنی اور قایم ہوتی ہیں جنکو ہم رکھتے اور استعمال کرتے ہیں۔ مگر اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ امیدیں۔ خیالات۔ مقاصد اور حرکات کیا ہیں۔ اور کہاں سے آتی ہیں۔ وہ ان باتوں کے جواب میں جن میں ہم رہتے ہیں وہ ہماری صحبت سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ ہم اس کی صورت میں مبدل ہو جائیں گے جس کیساتھ ہماری رفاقت ہے۔ بائبل ہے یہ قاعدہ بالکل سچا اور اُس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ یہ بات بچوں پر بھی صادق آتی ہے اور نیز آدمیوں پر بھی ٹھیک ٹھیک ہے۔ ایک فولاد کا ٹکڑا جس کو مقناطیس کے پاس رکھ دو تو وہ مقناطیس بن جائیگا ایک لوہے کی سیخ کو جلتے ہوئے کوئلوں میں ڈالو تو وہ فوراً سب لال ہو جاویگا۔ اور تب اس کا باہر کا طرف آگ کی شکل چمکیگا بلکہ اس کی دمک بھٹی کی آگ سے بھی زیادہ ہوگی اور اسی طرح سے باغ کے پھول سورج کی کرنوں کے ساتھ ملکر رفتہ رفتہ سنہری چمکیلی پوشاک سے ملبس ہو جاتے ہیں اور اس میں قسم قسم کے سنہری ارغوانی نیلے اور زرد رنگ نظر آتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیر کے عجیب آلہ سے ان کو بنایا ہے اور کرنوں کی خوبصورتی سے اُن کو ایسا خوبصورت تیار کیا ہے۔ بادل غروب ہوتے ہوئے سورج کے قریب جاتا ہے۔ تو وہ اس کو بھگوتا ہے اور آگ سے روشن کرتا ہے اور جب یہ ہوتا ہے تو اس کا سرد دل جلنے لگتا ہے اور اس کی بخارات کی تہیں چمکیلی ہو جاتی ہیں اور یہ قاعدہ بالکل سچا ثابت ہوتا ہے کہ ہم اس چیز کی صورت پر مبدل ہو جاتے ہیں جس کے ساتھ ہم ملتے یا رفاقت کرتے ہیں۔ آدمی بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتے وہ اپنے آس پاس کی چیزوں سے ایسے ہی موثر ہوتے ہیں جس طرح سے کہ پھول اور بادل وغیرہ اپنے گرد کی چیزوں سے موثر ہوتے ہیں۔ آدمی زیادہ سے زیادہ سخت بنتا جاتا ہے دنیا اس کے اوپر اپنا اثر ڈالتی ہے وہ جو لذات جسمانی کی پیروی کرتا ہے وہ عیاش ہو جائیگا۔ یہ بُری مثالیں ہیں۔ لیکن اس کے برعکس اچھی مثالیں بھی ہیں۔ وہ آدمی جو یسوع کے ساتھ رہتا ہے وہ یسوع کی مشابہت ہو جاویگا۔ یسوع مسیح کی اصلی زندگی اس میں داخل ہوگی اور روحانی طور سے اس میں کام کریگی جس سے اُس کی خصلت نیک ہو جاویگی۔ یسوع مسیح کے متصدّی۔ یسوع مسیح کا حوصلہ ہی زندگی ہے یسوع مسیح کی محبت و الفت یہی زندگی ہے اور وہ آدمی جو یسوع مسیح کیساتھ رفاقت حاصل کرتا ہے۔ ان سے بھر جاتا اور اور فیضیاب ہوتا ہے۔

خدا کا کلام ہم کو سکھلاتا ہے کہ اگر ہم یسوع مسیح کے ساتھ تعلق پیدا کریں اور دیا اس وقت تک کہ ہم اس کو دیکھ لیں اور جان لیں ہم ضرور اس کی مانند ہو جاوینگے اس دیکھنے اور جاننے کی تاثیر اس سے موافقت ہے یہ بات ایک باپ اور اس کے لڑکے کے تعلق کی نسبت ہی ٹھیک ہے لڑکا اپنے باپ کیساتھ جس کی وہ عزت کرتا ہے بڑھتا جاتا ہے اور اس کی ہزار ہا باتوں کو دیکھتا اور معلوم کرتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ باپ کی مانند ہو جاتا ہے اور رفتہ رفتہ باپ کی خصلتوں والا آدمی ہو جاتا ہے۔

اے میرے ہم خدمت صاحبان ہم میں سے چاہے کسی نے مسیح کی مشابہت میں بننے کے لئے کتنی ہی کوشش کیوں نہ کی ہو وہ اس میں آج تک کامیاب کبھی نہ ہوا ہوگا۔ ہم اُس سیلرج کی مانند ہیں جو ملک سوئزرلینڈ کے جبیں میں پاس کے آدھے رستے پر آنسٹ پر کھڑا ہے اور جب وہ نیچے کی بھید گہرائی کو دیکھتا ہے وہ اپنے اوپر کی بے حد بلندی کا بھی خیال کرتا ہے۔

اس وعظ کی نصیحت کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ہم کو تمام سخت اور کرخت چڑھائیوں پر چڑھنا ضروری ہے۔ جو یسوع مسیح کی مشابہت تک پہونچنے کے لئے طے کرنی ہیں اور ہم کو اس کے روبرو رہنا چاہئے۔ ہم کو مسیح کی حضوری کی مشق کرنی چاہئے۔ ہم کو روزمرہ فضل کے تخت کے پاس رہنا چاہئے اور بہت دعا مانگنی چاہئے۔ ہم کو کلیسیا کے گیت و ستائش کے بھجن گانے چاہئیں اور اپنی روح و جان کے گیت بنانا چاہئے۔ ہم کو چاہئے کہ ہم یسوع مسیح کو زندگی کی روٹی سمجھکر استعمال کریں۔ اور خداوند کی یادگاری کا عشا استعمال کیا کریں۔ ہم ہر وقت روح القدس کے گھیرے میں ہیں اور ہر بات میں اُسکے تابع رہیں۔ باقی آیندہ

مراسلات

بیّنات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی ایل ٹھاکرداس

بجواب رسالہ

یسوع ناصری

بقیہ

پیشتر اس سے کہ اُن اشارات یا ادنیٰ وجہ کے بیانوں کی تفتیش شروع کی جائے اصل واقعات مندرجہ انجیل کی نسبت دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اوّل یہ کہ ان میں سے بعض (جیسے معجزات اور تصلیب اور قیامت اور عروج مسیح) انہا تہ ایسے ہیں کہ ان کے بارے میں یہودیوں یا غیر قوموں سے شہادت ملنے کی توقع نہیں ہو سکتی خصوصاً ان سے جو غیر ملکوں کے ہوں اور ہم عصر نہ ہوں۔ اور اُن میں سے وہ جو اُن پر ایمان لے آئے تھے وہ عیسائی ہوگئے تھے اور ایسوں کی گواہی زیادہ تر اعتبار کے لایق ہے دوم وہ واقعات جو اس قسم کے نہیں تھے۔ ان کی نسبت غیر قوموں کی گواہی موجود ہے۔ مثلاً اس زمانہ اور ملک میں جس کا مقدس راوی ذکر کرتے ہیں۔ ایسے شخص کا قالب انسانی میں موجود ہونا جس کو اُس کے پیرو یسوع مسیح کہتے تھے اور اُس کی تعلیم کا علاقہ پنطُس پلاطُس سے اس کا مارا جانا جو شہنشاہ طائبیریس روم کے ماتحت یہودیہ دیس کا صوبہ تھا۔ رومی دنیا میں اس کی تعلیم کا جلد رواج پا جانا اور تھوڑے عرصہ میں اُس کے پیروؤں کا شمار کثرت ہو جانا۔ اور ان کا ستایا جانا۔ ان کی زندگی کی عصمت اور ان پر جھوٹے الزام اُن کا مسیح کو خدا کر کے ماننا وغیرہ جیسے غیر قوم مورخوں نے ذکر کیا ہے

اور اگر انجیل لکھی نہ جاتی تو بھی ان باتوں کو یقینی واقعات ماننا پڑتا۔ ایسا ہی یقینی جیسے یہ بات کہ ٹائیٹس نے یروشلم کو برباد کیا تھا۔ چنانچہ ٹاسیٹس۔ سیوٹونی اس۔ پلی نی۔ ٹراجان۔ ایڈریان جنہوں نے مسیح کی موت کی بابت صدی میں لکھا۔ وہ یہ سب باتیں ہم کو بتلاتے ہیں

جن مورخوں کے نام ور زرچند صاحب نے پیش کئے ہیں کہ وہ یسوع کی تصلیب وغیرہ کا ذکر نہیں کرتے اور اسلئے یسوع کوئی شخص ہوا ہی نہیں۔ ان ناموں کے ساتھ۔ سنیکا اور پوسانیس اور پلوٹارک اور کوئنٹلین کا سی کو بھی شامل کرلو جو ان کے ہمعصر تھے انہوں نے بھی یسوع ناصری کا ذکر نہیں کیا۔ مگر ان کی خاموشی سے وقوع یسوع ناصری پر جیسا رسولوں نے بیان کیا ہے کچھ اثر نہیں پڑتا اور خاموشی سے انکار صحیح نہیں ہوتا۔ ممکن ہے کہ خاص سبب ہوں۔ مثلاً انکا دینی تعصب یا یسوع کی شہرت کی جلن جن کے باعث ان مورخوں نے ایسی بے پروائی دکھلانا پسند کیا اور یا اُن کو یسوع کی بابت ٹھیک پتہ نہیں لگا تھا کیونکہ واقعات یسوع اُن کے وقت سے پہلے وقوع میں آئے تھے۔ اور اُن کے اپنے ملک سے دور گذرے تھے اور یہی سبب ہے کہ وہ مورخ جنہوں نے یسوع اور اُس کے پیروؤں کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اُن کا اُن حادثوں کے بیان میں کیا ہے جو روم اور ایشیا کوچک میں عیسائیوں پر وارد کئے گئے تھے۔ لہذا ان مورخوں کی خاموشی سے یسوع ناصری کے برخلاف حجت نہیں چل سکتی۔

پھر قطع نظر اس سے اس بات کا بھی خیال رکھو کہ یوسیفس مورخ نے شہر رُما کے حاکم سائیرینی اس کے عہد میں ایک اسم نویسی کا ذکر کیا ہے جس کے باعث یہودیوں نے شرعی بغاوت کی تھی اور نقصان اُٹھایا تھا دوقا بھی اعمال کی کتاب ۵: ۳۷ میں ذکر کرتا ہے لیکن کسی رومی مورخ نے اُس اسم نویسی کا ذکر نہیں کیا ہے حالانکہ ایسے ملکی واقعات کا ذکر کرنا ملکی مورخوں کا کام ہوتا ہے تو کیا اس خاموشی سے یہ نتیجہ کرنا لازمی ہے۔ کہ یوسیفس نے غلط لکھا ہے؟ پھر یوسیفس یہودیوں کے فرقوں میں سے ایک اسینی فرقہ بتلاتا ہے۔ لیکن ہائیس اور جسٹن اور سٹر بیو جنہوں نے یہودیوں کی بابت لکھکر لکھا وہ اس فرقہ کی ہستی کا کوئی ذکر نہیں کرتے تو کیا یوسیفس کا بیان اس سبب سے غلط ہو گیا؟ اور یہ کہنا درست ہوگا کہ اسینی نام کا کوئی فرقہ تھا ہی نہیں؟ پھر ہیروڈوٹس اور تھوسی ڈائیڈیز اور اُن کے کسی اور ہمعصر یونانی مورخ نے روم کی طرف اشارہ تک نہیں کیا حالانکہ رومیوں کی فتوحات اُس زمانہ میں دور دور تک ہو چکی تھیں۔ اسلئے نتیجہ کیا یہ ہونا چاہئے کہ روم شہر کبھی ہوا ہی نہیں؟۔ اسی طرح یسوع ناصری کے بارے میں اُن مورخوں کی خاموشی کو حساب میں نہیں لاسکتے

باقی آئیندہ

ویدک شائستگی

بقیہ

اس رچا میں ایک قدیم دستور کی طرف اشارہ ہے جو مدت تک ہندوستان میں مروج رہا۔ یعنی گھر پر کوئی مہمان آتا تھا تو اس کے بھوجن کے لئے ایک جانور ذبح کیا جاتا تھا جو عموماً گائے یا بکروں میں سے ہوتا تھا۔ مہمان کی خاطر اس قدر گوہتیا ہوتی تھی کہ مہمان کا نام گوگھنہ ہو گیا تھا لفظ گوگھنہ کے معنے گئو کا مارنیوالا یعنی وہ شخص جس کے سبب سے گائے کشی ہوتی ہے۔

اہل ہنود اُس گوشت کو نہیں کھاتے ہیں جو رسومی طور پر کسی دیوتا کے نام پر پہلے نہیں چڑھایا جاتا ہے۔ چنانچہ منوجی نے بھی اپنے دھرم شاستر

کے پانچویں ادھیائے میں اسکا صاف ذکر کیا ہے دیکھو شلوک ۷، ۹، ۲۲ و ۲۵ و ۲۶ سو مذکورۂ بالا رچہ میں مہمان نوازی کے ساتھ یگ کا بھی ذکر ہے یعنی حیوان کو ذبح کر کے پہلے اُس کے گوشت میں سے کچھ حصّہ یگ میں چڑھایا جاتا تھا۔ بعد کو باقی حصّے سے مہمان کا بھوجن تیار کیا جاتا تھا۔

جلد د (Jiva a yaj am yajate جس کے معنے بابو آر سی۔ دت نے حیوان کی قربانی کے ساتھ یگ کرتا ہے کیا۔" اس کی بابت بابو صاحب ذیل کی اسناد پیش کرتے ہیں۔ باقی آئندہ

کلکتہ میں ہندوستان کے

مختلف مذاہب کا جلسہ

بقیہ

یہاں تک کہ اہل فاضل مہر گیتی نے بیان کیا۔ کہ اس مضمون میں مستقل انٹرسٹ کی کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس کی خاطر اسے دھرم سنگھ کی پروسیڈنگس میں چھپایا جائے ان کے مضمون کے بعد اس دھرم کے متعلق مشہور بابا پرمانند بھارتی صاحب کو اپنا مضمون پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ مگر انہوں نے بیان کیا کہ چونکہ ویشنو دھرم کی متعلق پہلے ایک مضمون پڑھا جا چکا ہے اس لئے وہ اسبارہ میں اپنا مضمون پڑھنے کے بجائے

مورتی پوجہ

کی مہما اور ضرورت کے متعلق زبانی بیان کریں گے۔ اور انہوں نے خوب زور شور کیساتھ انگریزی زبان میں مورتی پوجہ کی تائید کی اور فخر سے کہا کہ میں مورتی پوجک ہوں۔ واضح ہو کہ یہ بابا پرمانند بھارتی صاحب وہی ہیں جو کئی سال تک انگلینڈ اور امریکہ میں ہندو دھرم یا یوں کہو کرشن کی بھگتی کا پرچار کرتے رہے ہیں اور امریکہ میں انہوں نے ایک مندر تعمیر کروا کے اُس میں رادھا اور کرشن کی مورتی ستھاپن کی تھی کہ جس کی ان کے امریکن پیرو روزانہ پوجا کرتے ہیں اور جب کہ بابا صاحب نے بیان کیا وہاں پر ان کی روزمرہ آرتی ہوتی ہے اور بال بھوگ لگتا ہے وغیرہ اس کے علاوہ پانچ امریکن لیڈیاں اور شاید ایک پرس ہندوستان میں کام کرنے کے لئے اُن کے ساتھ آئے ہیں بابا صاحب نے بہت زور کے ساتھ کہا کہ نراکار کی پوجہ ایک بے معنے بات ہے۔ تم خیال کے ساتھ ہی کسی شکل یا آکار کی تصویر سامنے لاتے ہو۔ تمہارے کل خیالات اور دیا شاستر آکار دان چیزوں میں ترتیب حاصل کرتی ہیں۔ اندرونی بھاؤں کی سیری بھی بنا آکار ہی کی چیز کے نہیں ہو سکتی اور دنیا میں اس ساکار کائنات کا دھیان باندھنے کے سوائے نراکار کا گیان ہی کیا ہے۔ وغیرہ۔ یہ کل بیان زوردار انگریزی بھاشہ میں جو بہت جوش سے پڑھا تھا۔ اور حاضرین نے کئی بار تالیاں بجائیں ان کے بیان کے ختم ہونے کے ساتھ ہی

آریہ سماج

کے متعلق مضمون کے پڑھے جانے کی باری آئی یہ مضمون رانچی سے بابو کرشن سہائے صاحب نے ارسال کیا ہوا تھا۔ کہ جس کی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ وہاں کی آریہ سماج کے پردھان ہیں۔ مگر ایک ضروری کام کی وجہ سے وہ خود تشریف نہیں لائے ہوئے تھے اور ان کے بجائے ایک بنگالی بابو صاحب کو جو پہلے بہت سالوں تک پنجاب میں رہ چکے ہیں اور لاہور کی کالج پارٹی کے آریوں کے پرانے سیپکروں میں سے ہیں پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ مگر بابو صاحب نے اس مضمون کے پڑھنے کے بجائے پہلے تو اپنی تعریف بیان کرنا شروع کیا کہ میں برسوں تک پنجاب کے گاؤں گاؤں میں آریہ دھرم کا پرچار کرتا رہا ہوں اور اب میرے صرف یہہ اطمینان دلانے پر کہ میں بنگالی زبان سے واقف ہونے کی وجہ سے بنگال میں آریہ دھرم کو اچھی طرح پھیلا سکونگا میرے دوستوں نے مجھے اور آنے کی اجازت دی ہے اور پھر انہوں نے خوب لہجے دار انگریزی زبان میں بیان کرنا شروع کیا کہ اُس وقت آریہ سماج کے تین کالج پچیس لڑکوں کے اسکول پچیس لڑکیوں کے اسکول پچیس یتیم خانے اور شاید پچیس ہی پچیس کچھ اور انسٹیٹیوشنیں ہیں اور ہمارے سوامی جی کو ۱۴ برس کی عمر میں شیوراتری کے دن مورتی پوجہ سے نفرت ہو گئی اور پھر انہوں نے متھرا میں ایک سنیاسی سے ویدوں کے اصل ارتھ معلوم کئے اور ان کی اگیا تو سارا ان کا پرچار کرنا شروع کیا۔ (کہ جو سنیاسی صاحب خود مرتے دم تک شیو مست رہتے اور شیو کی مورتی کے پجاری تھے ا ج۔ ت) اور جو ارتھ انہوں نے ویدوں کے لئے ہیں وہی سچے اور سب غلط ہیں وغیرہ اور یہ کہہ کر آریہ سماج کے متعلق لکھا ہوا مذکورہ بالا مضمون اس میں ایک لفظ تک پڑھنے کے بنا سبھاپتی کی میز پر رکھ دیا۔ کہ اسے پڑھا گیا تصور کر لیا جاوے۔ نہ جانے وہ مضمون ایسا ناقص لکھا ہوا تھا کہ بابو صاحب نے اس میں سے کچھ بھی پڑھنا پسند نہ کیا۔ یا نا معلوم کوئی اور وجہ ہوگی۔ مگر بابو صاحب کا بہت سا وقت اپنی نسبت تعریف بیان کرنے میں اور کچھ وقت آریہ سماج کی تعلیم کو چھوڑ کر محض غیر متعلقہ باتوں میں صرف کر دینا ایک حیرانی بخش بات تھی۔ اُن کے بعد

سناتن دھرم

کے متعلق سوامی ودیکانند کے ستھاپن کئے ہوئے مٹھ

کے مشہور سنیاسی سار دانند صاحب کا لکھا ہوا ایک فاضلانہ مضمون ان کے ایک ساتھی سنیاسی بھائی نے بہت عمدگی کیساتھ پڑھا۔ اس میں ویدوں کو ایک پرانے ہندو کی تاریخی کتاب کے جسے وقت وقت میں بہت سے لوگوں نے تصنیف کیا ہے ظاہر کیا گیا تھا۔ اور بدھ مذہب کی مخالفت کی گئی تھی اور ویدانت کے مقابلہ کی تائید کی گئی تھی۔

یہ مضمون اگرچہ بہت لمبا تھا لیکن اس کے کچھ حصے اچھے اور ٹھیک ہندو سپرٹ میں کہ جو جوڈا کی مذاہب کی سپرٹ سے بالکل علیحدہ ہی لکھے ہوئے تھے۔ دراصل یہ مضمون آج کا آخری مضمون تھا۔ مگر اس کے ختم ہونے پر کئی پیچھے کچھ مضمون مثل سورج اوپاسنا۔ شکت دہرم۔ تصوف صوفی وغیرہ کے بھی پڑھے گئے۔ اور آخر میں سبھا پتی شنبنگ کیٹی کے چیرمین و دیگر کارکنوں اور والنٹیروں وغیرہ کے شکریہ میں کئی تقریریں ہوئیں اور بار بار چیرز دیئے گئے اور آخر میں ہندی بھاشا میں قومی یا تھاہی گیت گا کر یہ کامیاب سبھا بہت خوشی کیساتھ ختم کی گئی۔ (جیون تت)

کلکتہ میں دو ہفتے ہوئے کہ ایک آدمی بازار میں گزرتا تھا۔ اُس کے سر پر ایک ٹوکرا مٹھائی کا تھا جس میں ایک طلائی مالا کا زیور بھی تھا۔ جو دو سو روپیہ کی قیمت کا تھا۔ ایک چیل ٹوکرے پر جھپٹی بجائے اس کے کہ وہ مٹھائی پر منہ مارتی وہ قیمتی ہار پنجے میں لے کر اڑ گئی۔ اور یہ گئی وہ گئی۔ اور فوراً نظروں سے غائب ہو گئی۔ لوگوں نے شور مچایا اور پیچھا کیا پر یہ سب فضول تھا۔ اگلے صبح کو ایک شخص نے دیکھا کہ اس کے کوٹھے کی چھت کی ڈھیہی ہوئی سنہتیری پر وہی ہار لٹکتا ہے۔ اور وہ وہاں سے اتار کر مالک کے حوالے کیا گیا۔

دار الریاست رام پور میں

عظیم الشان مذہبی مناظرہ

مرزا صاحب قادیانی کی حیات میں ہز ہائینس نواب صاحب بہادر فرماں روائے رام پور اور مرزا صاحب قادیانی کے درمیان مذہبی مبحث پر مراسلت ہوئی تھی یہ سلسلہ ہنوز ختم نہ ہونے پایا تھا کہ مرزا صاحب کا انتقال ہو گیا۔ چونکہ اس ریاست میں دو چار قادیانی عقیدہ کے لوگ ملازم ہیں۔ یہ بحث تازہ رہا اور نتیجہ یہ ہوا کہ سرکار دولتمدار فرمانروائے رام پور کے حکم سے علماء اہل سنت والجماعت اور متبعان ملت قادیانی رام پور میں جمع ہوئے۔ اور ۱۵-۱۶-۱۹ جون کو باہمی مناظرہ ہوا۔ چونکہ مجلس مناظرہ میں خود ہز ہائینس نواب صاحب بہادر بہ نفس نفیس رونق افروز ہوتے تھے لہذا مجلس نہایت شاندار اور سنجیدہ ہوتی تھی۔ ارکین ریاست۔ اکابرین شہر۔ اور علماء کثرت سے شریک جلسہ ہوتے تھے۔ تاریخ میں عہد اکبری کے ایسے مذہبی جلسوں کا ذکر دیکھا ہے۔ اتفاق سے اسی قسم کا شاہی جلسہ ہم نے خود آنکھوں سے بھی دیکھ لیا۔ قادیانی جماعت کی طرف سے خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ۔ اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اور دیگر بہت سے علماء تشریف لائے تھے۔ علماء اہل سنت میں سے علاوہ مقامی علماء کے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مدعو کئے گئے تھے۔ اور ان کے سوا اور علماء بھی باہر سے بلائے گئے تھے۔ اور بیشمار اہل مذاق اپنے شوق سے شرکت جلسہ کے لئے رام پور آئے۔ صرف تین مناظرے ہونے پائے جن میں وفات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ زیر بحث رہا۔ اہل قادیان اپنے عقیدہ کے مطابق اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پاچکے۔ نہ وہ اب زندہ ہیں۔ نہ وہ پھر دنیا میں آ سکتے ہیں۔ علماء اہل سنت کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب اُس کی تردید کرتے رہے۔ اور ثابت کرتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صحیح و سالم دشمنوں کے نرغہ میں سے اُٹھا لئے گئے۔ اور وہ قتل یا مصلوب نہیں کئے گئے۔ قادیانی جماعت کی طرف سے اول روز جو مناظر تھے وہ خوش تقریر ثابت ہوئے غالباً اسی وجہ سے دوسرے روز دوسرا مناظر اوس طرف سے تجویز ہو گیا اہل سنت کی طرف سے تینوں دن مولوی ثناء اللہ مناظر رہے۔ اہل رام پور نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو نہایت خوش تقریر۔ صحیح الفہم۔ ظریف الطبع۔ اور حاضر جواب عالم تسلیم کر لیا۔ جو تقریر زبانی یا تحریری قادیانی جماعت کی طرف سے جلسہ میں علانیہ پیش ہوتی تھی۔ مولوی ثناء اللہ کو اُس کی برجستہ تردید کرنی لازم ہوتی تھی۔ اور اس فرض کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے نہایت کامیابی کیساتھ ادا کیا۔ ہز ہائینس نواب صاحب بہادر بھی نہایت محظوظ ہوئے۔ اور ہر روز چار چار پانچ پانچ گھنٹہ مسلسل مجلس میں تشریف فرما رہے۔ تیسرے مناظرہ کے روز مولوی ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ وفات مسیح تو فرعی مسئلہ ہے اصل معاملہ یعنے نبوت مرزا صاحب قادیانی کا مسئلہ زیر بحث لانا چاہیئے تاکہ حق اور غیر حق معلوم ہو سکے۔ پھر فرمایا کہ میں پیشینگوئی کرتا ہوں کہ مجھکو قادیانی جماعت اس مسئلہ پر بحث کرنے کا موقعہ نہ دیگی۔

چنانچہ اتفاق سے ایسا ہی ہوا کہ اگلے روز قادیانی جماعت نے ایک عریضہ سرکار میں بھیجا کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ ہمارے پیشوا کو گالیاں دیتے ہیں ہم آئندہ مناظرہ جاری رکھنا نہیں چاہتے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جواب میں عرض کیا کہ گو میں نے اس وقت تک جیسا کہ سب حاضرین گواہ ہیں۔ کوئی کلمہ خلاف ادب مرزا صاحب کی شان میں نہیں کہا تو بھی میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ سے سوائے مرزا صاحب قادیانی کے کلام کو پڑھکر سنانے

کے اُن کی نسبت میں کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالوں گا۔

مگر باوجود اس کے قادیانی جماعت کے اصرار پر مناظرہ غیر مختتم حالت میں بند کر دیا گیا جس کا سب اہل شہر کو افسوس رہا۔ اور جو بہی تصفیہ تک پہونچنے کی آرزو دل ہی میں رہ گئی۔ یہ بات کوئی نہ سمجھا کہ جب مرزا صاحب نے بقول خود باوجود اس کے بادی فتح الدین صاحب یا فتح محمد صاحب نے حضرت رسول خدا صلعم کی شان میں سخت سے سخت اور بدترین کلمات کا استعمال کیا۔ تو کسی نے اُسکو ترکی بترکی جواب دیا۔ مگر مولوی ثناءاللہ صاحب کی تقریر گالیوں سے ناراض ہو کر اُن کے جانشینوں نے مناظرہ میں تشریف لانے سے کیوں قطعی انکار کیا۔ رسول خدا صلعم کو کفار مکہ برملا گالیاں دیا کرتے تھے۔ مگر موصوف نے یا اُن کے اصحاب نے کبھی اصلاح خیالات سے منہ نہ موڑا۔ بہرحال مناظرہ سے روکنے کی کوئی وجہ بھی کیوں نہ ہو اہل رام پور اور جملہ حاضرین جلسہ نے اور نیز سرکار والا تبار نے اس عذر کو بے بنیاد تصور کیا۔ عام خیال پیدا ہو گیا کہ مولوی ثناءاللہ کے گذشتہ کامیاب پاکر زبردست تردیدات کے خوف سے مناظرہ کو بے وقت بند کر دیا۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر نے ایک جلسہ میں ایک خاص بڑے عالم اہل سنت کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ہماری آرزو تھی کہ یہ مناظرہ کریں۔ غالباً یہ مناظرہ جنکی طرف اشارہ کیا گیا تھا مولوی ثناءاللہ صاحب سے کم خوش تقریر ہونگے مگر مولوی ثناءاللہ صاحب کے اُستاد ہیں اور اُنہوں نے فرمایا کہ اگر یہ خواہش ہے تو میں کل کے روز تقریر کرنے کو آمادہ ہوں۔ کیونکہ اُس روز وقت ختم ہو چکا تھا۔ مگر پھر بوجہ بالا مناظرہ ہی نہ ہوا۔ اور علماء فریقین رام پور سے یکے بعد دیگرے واپس روانہ گئے۔

مولوی ثناءاللہ صاحب ہنوز یہاں مقیم ہیں۔ فقط۔

بھاگوت گیتا

"جیسا باپ بیٹے کے ساتھ اور دوست دوست کے ساتھ اور عاشق معشوق کے ساتھ ویسے ہی تو بھی میرے ساتھ صبر کر"

بھاگوت گیتا ترجمہ مسز بیسنٹ ۱۱-۴۴

فی الحقیقت ارجن کی یہ دعا جو ہم بھاگوت گیتا میں پڑھتے ہیں۔ انسان کے دل کی بڑی خواہش کا ایک عجیب اظہار ہے۔ زبور نویس نے خوب کہا ہے کہ جیسے ہرنی پانی کی چشموں کی پیاسی ہوتی ہے اسی طرح میری جان تیری پیاسی ہے۔ ہمارے دل بڑے بڑے خیالات اور عمیق اصولوں سے آسودہ نہیں ہو سکتے۔ بے شک یہ باتیں ہماری عقلی ضروریات کے لئے کافی ہیں جن سے ہماری اخلاقی تمیز کی تربیت ہوتی ہے۔ لیکن ہمارا دل عمدہ اور افضل چیزوں کی خواہش میں رہتا ہے۔ جیسا کہ مقدس اگسٹین نے کہا ہے کہ "اے خدا تو نے ہمیں اپنے واسطے بنایا ہے اس لئے ہمارے دل جب تک تجھ میں آرام نہیں پاتے بے قرار رہتے ہیں"۔ انسانی دل کا تقاضا خدا کے لئے اس طرح ترسنا بہت طریقوں سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ جیسی انسان کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اُس کا خیال خدا کے بارہ میں ہوتا ہے۔ وہ جو اپنی نادانی کے سبب نامعلوم بدی سے ڈرایا جاتا ہے وہ دیوتی کی پرستش اور دیگر وہ بتوں کی پوجا کرنا شروع کرتا ہے۔ وہ شخص جو تمام جہان کے اصولوں کو تلاش کرتا ہے وہ خدا کی تلاش بطور برہم تا کے کرتا ہے۔ جس کی نہ تو کوئی شکل ہے اور نہ نام لیکن جو اُسے مادہ اور فطرت سے اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ اور خیالوں کی نسبت زیادہ شخصیت سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ صرف محبت کا شخص رشتہ انسانی دل کو آسودہ کر سکتا ہے۔ وہ: ایسے خدا کی تلاش کرتے ہیں جس سے وہ محبت رکھ سکنے میں اور اُسے جس کو ہم نہیں جان سکتے۔ اس سے ہم کیونکر محبت رکھ سکتے ہیں۔ کس طرح سے ایک وجود جو شخصیت نہیں رکھتا مجھ جیسے شخص سے محبت کر سکتا ہے مجھے ایک ایسے خدا کی ضرورت ہے جو میرے دل کی خواہش کو آسودہ کر سکے جس سے میں خالص اور پاک محبت رکھ سکوں۔ یہی خواہش ہم ارجن کی دعا میں پاتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے بہتر ہے کہ ہم اپنے سے دریافت کریں کہ کیا یہی میری ضرورت ہے کیا میں خدا سے یہی مانگتا ہوں؟

(۱) جیسا باپ بیٹے کے ساتھ۔" جیسے بیٹا باپ سے زندگی حاصل کرتا ہے۔ تمام ضروریات اور مشکلات میں اپنے باپ پر تکیہ اور بھروسہ رکھتا ہے۔ جیسے باپ کی آنکھ بیٹے پر رہتی ہے۔ اور اس کا ہاتھ اسے ہمیشہ سنبھالتا ہے اور اس کا دل ہمیشہ بیٹے کے لئے کشادہ رہتا ہے۔ وہ اُس کی کمزوریوں کو جانتا ہے اور اس کی خطا کی برداشت کرتا ہے۔ اور ہمیشہ محبت رکھتا ہے انسانی باپ کی طرح نہیں جن کے ہاتھ بہت درجے تک تنگ ہوتے ہیں اور جن کی طاقت محدود ہوتی ہے۔ جو کہ محبت میں بھی کامل نہیں ہوتے۔ کامل اور دائمی خدا کی محبت ہے جس کی ہم خواہش کرتے ہیں جب کہ ہم اُسے خدا باپ کہتے ہیں۔ فریاد سنی جاتی ہے اور دعا کا جواب ملتا ہے۔ خدا نے اپنے تئیں مہربان باپ کی طرح ظاہر کیا۔ خواہ ہم بدی میں پڑیں گمراہ ہو چکے ہیں وہ باپ کبھی بے پرواہ نہیں رہتا لیکن ہمیشہ اپنے بچوں کی نجات کا خواہشمند رہتا ہے۔ قدوس باپ نے ہماری نافرمانی اور نادانی کے وقت نہایت درجے کا صبر ظاہر کیا۔ اور اپنی محبت کو اس طرح ظاہر کیا کہ جس وقت ہم گنہگار تھے۔ مسیح عین وقت پر ہمارے لئے مؤا۔ مصلوب ہوا۔ خدا نے اپنے بیٹے کی جان بھی دریغ نہ کی بلکہ اُسے مفت اور سخاوت کے طور پر

سبھی عنایت کیا۔ اب کیا اس کے ساتھ ہمیں اور چیزیں نہ بخشیگا۔ لیکن انسان کی ضروریات کی دعا کے مطابق نہیں بلکہ خدا کی محبت کی اُس تعینی گواہی کے مطابق جو کہ بائبل بھی بتاتی ہے۔ باپ بیٹے پر رحم کرتا ہے۔ اسی طرح خدا اُن پر جو اس سے ڈرتے ہیں رحم کرتا ہے۔ اپنی خوراک اور پوشاک کے لئے فکر نہ کرو تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تمہیں ان چیزوں کی ضرورت ہے۔ اگر تم بُرے ہوکر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو کتنا زیادہ تمہارا آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدس دیگا۔ مسیح نے ہمیں نہ صرف خدا کو باپ کہنا سکھلایا۔ بلکہ ہم اس کی زندگی میں خدا کی محبت دیکھتے ہیں جو اس کے وسیلے ہم تک آتی ہے اور ہمارے دلوں میں رہتی ہے۔

(۲) دوست دوست کے ساتھ۔ جس طرح بیٹا جوان ہوکر اپنی زندگی بسر کرنا شروع کرتا ہے تو اُسے نہ صرف عمر اور حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ ہمدردی اور ساتھی کی بڑی ضرورت پڑتی ہے۔ ایک ایسے ساتھی کی جو اس کے خیالوں کو جانتا ہو اور اس کے خیالوں سے آگاہ ہو۔ جو اس کی آزمائش میں اس کا جانبدار ہو اور مصیبتوں میں اس کی مدد کرے۔ دوستوں کا دستیاب ہونا بہت اچھی بات ہے۔ لیکن بہت تھوڑے دوستی کا حق پورا کرتے ہیں۔ دوست جھگڑ سکتے علیحدہ ہو سکتے اور مر سکتے ہیں۔ پر ایسا دوست کہاں ہے جو آخر تک وفادار رہیگا۔ جو کہ اس وقت ہمارا ساتھ دیگا جبکہ دنیا ہم کو ہماری تنگ جنگ میں اور علیحدگی کے تذبذب میں چھوڑ دیتی ہے۔ جب کہ موت کا سایہ ہمارے گھروں میں آتا ہے اور ہمارے چہروں پر پڑنا شروع ہوتا ہے۔ اسوقت کون ہمارا ہاتھ پکڑیگا؟ سوائے خدا کے کون دوسرا ایسا دوست ہوگا؟ ایک دوست ہے جو کہ بھائی سے زیادہ محبتی ہے۔ لاثانی، کیا مسیح نے نہیں کہا کہ آدمی اس سے زیادہ محبت نہیں رکھ سکتا کہ اپنی جان دوستوں کے لئے دے۔ تم میرے دوست ہو اب آگے کو میں تم کو نوکر نہ کہونگا۔ یوحنا ۱۵ : ۱۵ – ۱۳ میں تمہارے پاس آؤنگا۔ اور تمہارے ساتھ سکونت کرونگا۔ یوحنا ۱۴ : ۲۳ – ۱۸ اور دیکھو میں زمانے کے آخر تک تمہارے ساتھ ہوں متی ۲۸ : ۲۰ کیا یہ ہماری ضرورت نہیں؟ کیا ہم اس سے بہتر دوست پا سکتے ہیں؟ جو کہ خدا کے بیٹے کی نسبت عزیز اور پیارا ہو۔ اور ہماری موت اور زندگی میں شریک ہو وہ خوش ہوا اور رویا۔ آزمایا گیا اور دکھ اوٹھایا۔ وہ ان سب باتوں کو جانتا ہے اور اب بھی راضی ہے کہ ہمارا شریک ہو۔ اگر ہم اسکو صرف اجازت دیں۔

(۳) جیسا عاشق معشوق سے۔ بالکل نالائق ہوکر خواہش کرنا اور کچھ نہ مانگنا اور سب کچھ پانا۔ کیا یہ سچی محبت کی پہچان نہیں ہے یہی مضبوط تکیہ اور یہ ہی کامل بھروسہ جیسا باپ اور بیٹے میں اور دوست دوست میں ہوتا ہے۔ تاہم اس میں کچھ اور بھی شامل ہے جیسا پسندیدگی شخصی محبت اور اپنے تئیں پورے طور سے مطیع کرنا۔ عورت اور مرد میں اعلیٰ قسم کی انسانی محبت ہے۔ ہم خدا کو کم نہیں دے سکتے ہیں اور نہ کم کی اُمید رکھتے ہیں بعض اوقات مسیح پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ اس نے بوجہ شادی نہ کرنے کے کاملیت کی زندگی بسر نہیں کی تاہم اس سے زیادہ کسی اور عورتوں کو وہ عزت نہیں دی۔ جیسا اُس نے اپنی تسلیم اور نمونے سے دی۔ اور نہ کسی نے دنیا کو سچے عاشق کی محبت کا عمدہ سبق سکھلایا جیسا مسیح نے جس نے اپنے تئیں دولہا ظاہر کیا۔ اور وہ اسواسطے آیا۔ کہ اپنی دلہن کو گناہ سے اور دنیا کی شرم سے نکالے۔ اور باپ کے آسمانی جلال اور خوشی میں داخل کرے۔ یہاں پاکیزہ اور خالص محبت سے مراد ہے جو کہ تمام جسمانی ناپاکی سے مبرّہ ہے جو زندگی کے کنووں کی مانند گہری اور مضبوط ہے۔ ابن آدم نسل انسانی کو پیار کرتا ہے وہ اس کی دلہن ہے۔ جسے اُس نے چن لیا ہے جس کے واسطے اس نے اپنی جان دی اور جس پر اس نے اپنی محبت کی قیمتی دولت کو نثار کر دیا ہے وہ اسکو اپنی تمام چیزوں میں شریک کرتا ہے۔ وہ اس سے یہ نہیں پوچھتا کہ وہ اس لائق ہے یا نہیں۔ وہ اسے سب کچھ دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اُسے پیار کرتا ہے یہی محبت ہے جو خدا انسان سے کرتا ہے۔

جب کہ مسیح نے دنیا کے آخر ہونے کے وقت اپنے دوبارہ آنے کے بارے میں بتایا وہ وقت دولہا کی شادی کی دعوت سے لوٹنے کا وقت ہے۔ انسان کے دل کی خواہش ہے کہ دل کی تمنا حاصل ہو اور روحانی برکتوں کو حاصل کرے لیکن اس سے بھی زیادہ خدا کی عجیب محبت ہے جو کہ مسیح میں موجود ہے جس کے سبب سے عجیب و غریب نعمتوں کے حقدار بنکر آسمانی خوشی اور روحانی جلال میں حصہ پاتے ہیں۔

آؤ ہم دعا کریں اور خدا کا جو مجسم ہوکر زمین پر آگیا ہے شکر کریں کیونکہ جو کچھ ارجن نے دعا میں مانگا ہے۔ وہ سب خدا نے ہمیں مسیح میں دیدیا ہے اس لئے تمام جہان اُس کی ستائش اور پرستش کرے آمین۔" ترجمہ ازدی انکوایری"۔

مترجم ارجنیس ڈوڈو موگا ضلع فیروزپور

ٹرکی میں یونانی لوگ مخالفانہ سازش کے لئے خفیہ طور سے رفلیں جمع کر رہے ہیں۔ ثابت ہوا ہے۔

آگرہ کے مشہور راجہ بلونت سنگھ مرحوم اپنی راجپوت قوم کے تعلیمی فوائد کے لئے ۹ لاکھ روپیہ وصیت فرما گئے ہیں۔ شاباش!



لوط کا انتخاب

پیدائش ۱۳: ۱۱-۱۳

(مرقومہ یوحنا خاں سہارنپور)

لوط ابرہام کا بھتیجا حاران کا بیٹا تھا۔ حاران کسدیوں کے اور میں اپنے باپ تارح کے آگے رحلت کر گیا۔ اُس کی وفات کے بعد تارح نے معہ اپنے بیٹے ابرہام اور پوتے لوط کے ملک کنعان کی طرف نقل مکان کی۔ راستہ میں حاران پڑا جہاں یہ لوگ سکونت گزار ہوئے۔ چونکہ اپنی بسر اوقات گلہ بانی اور چوپانی پر رکھتے تھے اور سبزہ زمیں اُن مطلب کے موافق تھی۔ یہاں اُتر پڑے۔ اس جگہ بسے مدت نہ ہوئی تھی کہ تارح دنیوی آلام و افکار سے سبکدوش ہو کر اپنی دائمی رہائش گاہ میں داخل ہوا۔ اُس کی جدائی سے تمام خاندان کا بار ابرہام کے شانوں پر آن گرا۔ کچھ دنوں بعد ابرہام کو بھی اشارۂ الٰہی کے بموجب حاران کو چھوڑنا اور ملک کنعان کی طرف لانبا سفر اختیار کرنا پڑا۔ چنانچہ اس نے فوراً اپنا ساز و سامان درست کر اپنی بیوی اور بھتیجے لوط کو ساتھ لیکر کنعان کی طرف حرکت کی۔ فلسطین کے شمال مشرق حرمون کے شانہ سے اُتر کر مکس کی طرف ملک کے شکیم قلب میں بود و باش کرنے لگا۔ یہ جگہ بیت ایل کی جہاں پانی افزوں اور چراگاہیں موزوں تھیں۔ ابرہام کو یہاں رہتے کچھ عرصہ ہوا تھا کہ ایک ہولناک سانحہ رونما ہوا یعنی ملک میں کال کا وبال پھوٹ آیا جس کا سبب غالباً بارش کی قلت تھا۔ اب ابرہام کو ایک اور طویل سفر مصر کا درپیش ہوا۔ مصر کی مراجعت کے بعد وہ پھر اسی جگہ اپنے بھتیجے لوط سمیت رہنے لگا۔ چند دن تو چچا بھتیجے میں بڑی صلح صفائی کے گزرے۔ لیکن آخر الامر ایک دن ایسا آیا جس میں اُن کی مطمئن اور خاموش زندگی میں فساد اور بگاڑ کا خمیر نمودار ہوا یعنی ابرہام اور لوط کے ملازمین کے درمیان تکرار چھڑی۔ چوپانی کے چشموں کی نسبت تھی۔ دونوں کے پاس نوکر چاکر اور گلے بہت تھے۔ ابرہام نے لوط کو بلایا اور کہا۔ دیکھو لوط ہم دونوں بھائی ہیں۔ اور مناسب نہیں کہ آپس میں جھگڑا رگڑا کریں۔ اب تک ہمارا نباہ بہت اچھا۔ لیکن آج ہمارے نوکروں کے بیچ فساد کا بیج تخم ہوتا جو پہلے میں نے نہ دیکھا اور سنا تھا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ رفتہ رفتہ یہ بات اس حد تک بڑھے کہ تم اور میں اس کے بد اثر میں آجائیں جس سے ہماری خاندانی اور خونی محبت بھی سرد پڑے۔ علاوہ اس کے تم دیکھتے ہو یہاں ہمارے اردگرد کنعانی اور فرزی رہتے ہیں جن سے ہم بالکل بیگانے اور اجنبی ہیں۔ ہماری بابت یہ کیا خیال کریں گے۔ ان پر بھی ہماری تاثیر کچھ اچھی نہ ہوگی۔ پس ان وجوہ کے اعتبار سے میں بہتر جانتا ہوں کہ ہم تم علیحدہ ہو جائیں۔ "اگر تو بائیں طرف جائے تو میں دہنی طرف جاؤنگا اور اگر تو دہنی طرف جائے تو میں بائیں جاؤنگا۔" دیکھو یہ تمام ملک تمہارے سامنے ہے۔ اس میں جو زمین بھی تم کو پسند آئے انتخاب کر لو۔ پہلا انتخاب تمہارا ہے۔

مرحبا! اے ابرہام ہمارے بزرگ تیری بلند نظری اور عالی حوصلگی پر تیری خود انکاری اور ایثاری پر۔ لوط تیرا بھتیجا تھا۔ تو نے اُس کی پرورش کی۔ اپنے ہمراہ لا لایا۔ اُسے ڈانٹ سکتا اور کہہ سکتا تھا۔ لوط! او نوجوان لوط! میں تیرے نوکروں کی ایسی گوارانہ حرکتیں گوارا نہیں کر سکتا زمین کا وعدہ خدا نے مجھ سے کیا نہ تجھ سے اور تیرے نوکروں سے تو میرے طفیل اس منزلت کو پہونچا نہ میں تیرے۔ لوط محتاط اور چوکس ہو جاؤ۔ اپنے نوکروں کو سمجھا دو۔ ہاں انہیں بخوبی سمجھا دو۔ اگر دوبارہ ایسی کوئی شکایت میرے کانوں تک آئی تو میں ڈنڈے سے پیش آؤنگا۔ مجھ سے زیادہ سخت اور تند تم نے نہ کوئی دیکھا ہوگا نہ سنا میرے سے ایسی ناسزا حرکتوں کی برداشت محدود ہے۔ خواہ تمہاری طرف سے ہوں یا تمہارے ملازموں کی تم نے جانا سمجھا بس۔ اب جاؤ۔ اپنے نوکروں کو سمجھاؤ۔ اور میری ان باتوں کو ہلکی جان کر پس پشت مت ڈالو۔ لیکن آپ کی شرافت اور متانت آپ کی اولوالعزمی اور فراخ خیالی سے ایسی اوچھی اور ہلکا پن کی باتیں بعید تھیں۔ آپ نے لوط کے ساتھ وہ سلوک کیا جو ایک شریف اور بزرگ کو کرنا واجب اور مناسب ہو اور اپنے احسانوں کو ذرا نہ جتایا۔ (باقی آئندہ)

مُباحثہ

گذرے ہفتہ کے شروع میں مسیح مناد اپنے دستور کے موافق اور آرمن سکول نے جو شہری پر بشارت کے کام کو انجام دے رہی تھی کہ چند محمدی طلبا نے آکر چھیڑ چھاڑ کی چنانچہ ان کے سوال کا جواب دیا گیا۔ پھر دوسرے روز وہی مقدمہ درپیش ہوا۔ اور ان کے استاد مولوی عبد السمیع صاحب بھی تشریف لائے اُس وقت آر پی مشن کے مناد مسٹر کویٹ صاحب درس دے رہے تھے۔ اور انہوں نے محمدی کے جواب میں فرمایا قرآن آسمانی کتاب قرار نہیں دے سکتے کیونکہ اس میں زنا کی تعلیم یہاں بھی اور بہشت میں پائی جاتی ہے۔ اس سوال پر مولوی صاحب مذکور بول اُٹھے کہ قرآن میں زنا کی تعلیم ہرگز نہیں بلکہ برعکس اس کے لکھا ہے کہ تم زنا کے پاس مت جاؤ۔ انہی سوال و جواب پر کچھ دیر تک گفتگو ہوتی رہی اور مسٹر نکال مناد جو آر پی مشن کے ہیں انہوں نے انجیل کی تعلیم پاکیزگی میں بہ نسبت قرآن کے صاف بیان کی کہ صحیح ہے اُس پر وقت مغرب کا ہو گیا چنانچہ مولوی مذکور نے فرمایا کہ بتاریخ ۱۴ مئی بروز جمعہ وقت پانچ بجے شام کے اس مسئلہ کو حل کرونگا۔ چنانچہ مسیحی کار گذار رہ حسب القاعدہ کسی کام کا آغاز شروع کیا۔ اور مولوی کو کسی کام کے مصروف ہونے کے باعث ساڑھے پانچ بجے شام کے تشریف لائے۔ باقی آئندہ۔

انتخاب الاخبار

قبول عیسویت

بمعرفت پاروسٹ فیلڈ بابت مئی گذشتہ مشتہر ہے کہ بیگم پیٹی کوانگول (احاطہ مدراس) میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ برہمن نے مسیحی مذہب قبول کیا اور باقاعدہ بپتسمہ پاکر خداوند کے برگزیدہ لوگوں میں شریک ہوا۔ اُس اسم گرامی مسٹر آر پدمنابھ چاری بی۔ اے، بی۔ ایل ہے۔

مسیحی تجلی۔

ایک پنجابی انارکسٹ انگلینڈ میں

بمقام لنڈن سے ۲۔ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء کو ایک وحشت ناک خبر آئی ہے کہ ایک ہندوستانی طالب علم نے لفٹنٹ کرنل کرزن ولی جو اس کمیٹی کے ممبر بنائے گئے تھے جنہوں نے ان طالب علموں کے متعلق تحقیقات کر کے رپورٹ کرنی تھی جو نادہیں۔ گولی سے مار ڈالا۔ اس کے ساتھ ہی شنگھائی کے ایک لال کاکا کو بھی مار ڈالا ہے۔ اس طالب علم کو گرفتار کیا گیا۔ اس کے پاس دو بھرے ہوئے ریوالور اور ایک خنجر اور ایک چاقو تھا۔ سر ولیم اور لیڈی کرزن ولی اپنے ہوٹل میں کھانا کھا کر امپریل انسٹیٹیوٹ کے جہانگیر ہال میں جہانگیر انڈین ایسوسی ایشن کی پارٹی تھی تشریف لے گئے جب باجا ختم ہو چکا تو سر ولیم ایک سیڑھی سے نیچے اترتے تھے۔ جب کہ ایک لڑکے نے ان سے سوال کیا۔ اس کے بعد صاحب مذکور پر چار گولیاں چھوڑ دیں اور ریوالور کا منہ اُن کے چہرہ پر رکھ دیا۔ پانچویں گولی سر ولیم کو اسوقت لگی جب کہ وہ گر پڑے چھٹی گولی پارسی ڈاکٹر لال کاکا کو لگی جو دو گز کے فاصلے پر تھا۔ پاس کھڑے لوگوں نے طالب علم کو پکڑ لیا۔ جس نے اپنا ہاتھ چھڑا کر ریوالور کا منہ اپنے سر پر لگایا۔ لیکن چونکہ وہ خالی تھا اسلئے وہ نہ چلا۔ ایک چشم دید شہادت بیان کرتی ہے کہ اس واقعہ کے بعد۔ ایک شان دار عورت شام کے لباس میں ملبوس گولی کی آواز سنکر کلوک روم سے یہ دیکھنے کے لئے نکلی کہ کیا ہوا ہے جب اُس نے فرش پر پڑے ہوئے انگریز کے چہرہ کی طرف دیکھا تو اس نے افسوس کیا وہ جھک گئی کیونکہ زخموں نے اس کے چہرے کو خراب کر رکھا تھا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ اُس کی آنکھوں سے خون ظاہر ہو رہا ہے تب آہستہ سے اُس نے کہا۔ "یہ تو میرا ہی پتی ہے میں اس کے ساتھ کیوں نہ تھی"۔ یہ لیڈی کرزن ولی تھی ڈاکٹر سعد بوس کو بلایا گیا۔ سر ولیم اس وقت مر گیا تھا۔ اور اس کی آنکھیں نکل گئی تھیں۔ اس کو اس کے گھر پر اٹھا کر لے گئے۔ جہاں اُس کا بھتیجہ تھا جو اس وقت سیام سے آیا تھا۔ ڈاکٹر لال کاکا ہسپتال میں مر گیا۔ اب پنجابی پر مقدمہ چلایا جاویگا۔

قاتل کی عمر ۲۶ سال ہے جس کا نام مادن لعل ہے۔ جو امرتسر کا باشندہ تھا۔ وہ لنڈن میں۔ یونیورسٹی کالج کی انجنیرنگ کلاس کا طالب علم تھا۔ اس واقعہ پر جس قدر افسوس کیا جاوے تھوڑا ہے۔ کیونکہ اس کا انجام ہمارے ملک میں بہت برا ہوگا۔ قتل کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔

بغیر لائسنس کے کوکین رکھنے کی سزا

چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے مسٹر رائٹ مینیجر میسرز جیمس رائٹ اینڈ کمپنی کو ۱۲۳ اونس کوکین کے بغیر لائسنس رکھنے کے جرم میں ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ جرمانہ وصول کیا گیا۔

سول ملٹری۔

دریائے انڈس کا زور

دریائے انڈس کا تار خبر رسانی کے ذریعہ اور پر ایسے زور کا ہو گیا ہے وہاں کے کنارے کو دریا بُری طرح سے ڈھا لگا گرا رہا ہے جس سے کراچی کے تجارت پیشہ لوگ بڑے خوف زدہ ہو رہے ہیں۔ اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کی لائن کا بہت اندیشہ ہے اسلئے اس کی حفاظت کے لئے ہزارہا مزدور لگے ہوئے ہیں۔

دریا جمنا میں ایک انگریز کا غرق ہونا

۱۵ حصار کا ایک انگریز بنام بل بمعہ دو اور ہمراہیوں کے دریا میں غسل کے لئے اپنا گھوڑا کنارے پر چھوڑ کر گیا اور جب وہ تیر رہا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے اُسکا بازو باہر نکلا ہوا دیکھا مگر وہ پھر گم ہو گیا۔ خیال جاتا ہے کہ کسی گھڑیال نے اسکو پکڑ لیا۔ بل مذکور کی ملازمت کا زمانہ اختتام پر تھا۔ اور وہ تھوڑے عرصے کے بعد انگلینڈ جانے والا تھا

لاٹری

شکارپور کے ایک بنیئے کو لاٹری میں ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ ملا ہے یہ مہذب قسم کا جوا ہے جسکا رواج یورپ کے بعض حصوں میں ہے۔ اسکے رواج ہمارے ملک میں بڑے بڑے شہروں میں جسقدر نقصان کر رہا ہے وہ سب کو ظاہر ہے اس نے بے شمار لوگوں کو سب طرف سے کھو دیا ہے اور بہت سے اچھے اچھے گھر برباد ہو گئے ہیں۔

مجوزہ ہندو زنانہ ہاسپٹل لودیانہ

لودیانہ میں ایک مقدمہ دو ہندو عورتوں پر سرکار کی طرف سے چلایا گیا تھا

جس میں دہ عورتیں ماہو گئیں۔ پر ہندو خصوصاً آریہ صاحبان پر اس کو ہندوؤں اور عیسائیوں کا مذہبی معاملہ ہو جھگڑا سمجھ کر ضد اور جوش میں آکر اسباب پر آمادہ ہو گئے کرشن کے ہسپتال کے مقابلے میں اپنا شفاخانہ جاری کریں اور فوراً جوش جو تازہ تھا اچھی رقم جمع ہو گئی۔ اور اب تک جوش گرم ہے اور جلد تمام تجویزیں پا رہی ہیں۔ ہم کو تعجب آتا ہے کہ معصر آرمی نیوز اس کی نسبت بہت کچھ لکھتے ہوئے ذیل کی عبارت درج کرتا ہے۔

"دوسری بات یہ ہے کہ مجوزان تحریک کو کسی دوسرے شفاخانہ سے ہرگز کسی مقابلہ یا ضد کا خیال نہیں ہے بلکہ امید کی گئی ہے کہ مشنری صاحبان جدید انسٹی ٹیوشن کے قایم ہونے میں طرح کی امداد اور اصلاح مشورہ ہو دستگیری کرینگے کیونکہ ان کا اور ہمارا آخری مقصد بالکل متحد ہے" الخ

حق رسی

کلکتہ کے مقدمہ سازش اناکسٹ میں بارینندر کمار گھوش اور اولا سکر دتہ کو پھانسی کا حکم تھا۔ اُن کی اپیل ہائی کورٹ میں دائر ہے اور اس میں دوگر ملزمان کی بھی پیشی کی گئی ہے اس۔ اولا سکر دتہ کا والد مسمی دو بجہ اس وقت سب پور کے انجنیرنگ کالج میں پروفیسر زراعت تھا۔ اور اس کے دیگر رشتہ دار بھی ملازمت میں تھے۔ لیکن اولا سکر دت کے گرفتار ہونے اور اقبال کرنے پر گورنمنٹ نے اس کے والد کو ملازمت سے علیحدہ ہونے کے لئے مجبور کیا۔ اور دیگر رشتہ داروں کو بھی نوکری سے موقوف کر دیا گیا گورنمنٹ کو خیال تھا کہ والد کو بھی اپنے لڑکے کی بد چلنی کی ضرور خبر ہوگی۔ والد نے علیحدہ ہو کر پنشن کی درخواست کی لیکن گورنمنٹ نے پنشن نہ دی۔ کیونکہ وہ سمجھتی تھی کہ والد بھی سازش اناکسٹ سے بے خبر نہ تھا۔ لیکن اب جبکہ تمام مقدمات کی تحقیقات کی گئی ہے گورنمنٹ کو بخوبی یقین ہو گیا ہے کہ اولا سکر کا والد واقعی لاعلم تھا۔ لہٰذا ان کے ۴۴ء۱۹ روپیہ ماہوار کی پنشن اس روز سے منظور کی گئی ہے جبکہ وہ عہدے پروفیسری سے ہٹایا گیا تھا جس کو آج عرصہ ۱۲ یا چودہ ماہ کا ہو چکا ہے۔

تمباکو پینے کا نقصان

ولایت کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ وہاں کے ایک عالم شخص نے فی الحال ایک ایسا رسالہ لکھا ہے جس میں اس نے تمباکو پینے کے نقصانات دکھلائے ہیں اور ایک آلہ جس کا نام سپاس موگراف ہے ایجاد کیا ہے جو تمباکو پینے والے کے نیچے پر لگانے سے اس کے دل کا حال بتاتا ہے۔ وہ اس تمباکو سے ایسا اثر ہوتا ہے کہ نبض کی حرکت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور بیقاعدہ ہو جاتی ہے جس سے تمباکو کی زہر سے دل کو سخت نقصان پہونچتا ہے۔

چاندی کے ڈھول

کوئٹہ میں سوتھ ویلز بورڈ رجمنٹ کے بینڈ کے لئے ۴ چاندی کے ڈرم ولایت سے آئے ہیں یہ کاریگری کے اعلیٰ نمونے ہیں۔ بڑے ڈرم پر ان لڑائیوں کے نام کندہ ہیں جن میں رجمنٹ مذکور نے حصہ لیا۔ یہ ڈرم پہلی دفعہ پچھلے اتوار کو استعمال کئے گئے۔ یہ ڈرم رجمنٹ کے موجودہ اور پنشن یافتہ افسروں نے چندہ کر کے پیش کئے ہیں اور اس برٹش رجمنٹ کے سوا اور کسی رجمنٹ میں چاندی کے ڈرم اب تک نہیں ہیں۔

مغربی میوہ

مسٹر سریندر ناتھ بنیرجی نے ۸ جون کو پریس کانفرنس کے اجلاس میں جبکہ سر ڈیکانہ وزیر سررشتہ امیر البحری میر مجلس تھے بیان کیا کہ ہندوستان میں انارکسٹانہ جرائم پر اخبارات ہند نے بہت افسوس کیا ہے لیکن امید ہے کہ لارڈ مارلے کی دانشمندانہ حکومت میں یہ مشکل حل ہو جاوے گی۔ انہوں نے کہا کہ انارکزم مغرب کا میوہ ہے نہ مشرق کا

ایک شیر کا پھندے میں آکر ہلاک ہونا۔

کاٹلنگ علاقہ مردان سے خبر آئی ہے کہ وہاں عرصہ سے ایک شیر آکر گاؤں والوں کو ستایا کرتا تھا۔ اور بہت سے مویشیوں کا نقصان کر جاتا تھا۔ گرد و نواح کے لوگ اس کے روز روز کے حملوں سے تنگ آگئے تھے آخر کسی دل جلے نے یہ ترکیب کی کہ ایک مناسب موقعہ پر چار پھندے لگا دیئے اور وہاں کچھ گوشت رکھدیا اتفاق کہئے یا گاؤں والوں کی خوش قسمتی۔ کہ شیر بھی اس دن آگیا اور پھندوں میں ایسا پھنسا کہ مر کے ہی چھوٹا صبح گاؤں والے آئے اور اپنے دشمن کو مرا ہوا پایا تو بہت خوش ہوئے اور اس کی کھال اتار کر افسروں کے ملاحظہ کے واسطے مردان بھیجدی۔ بہت خوب بلند لگی ہے چمکیلی اور رنگ بھی چوکھا آیا (افغان)

ہوائی جہاز کیلئے چندہ

مارننگ پوسٹ لنڈن کے پاس ۳۰ ہزار روپیہ عطیہ پہونچا ہے اور درخواست کی گئی ہے کہ ہوائی جہاز کے لئے ایک فنڈ کھولا جاوے یہ جہاز خرید کر کے ملک کے نذر کیا جائیگا۔ مارننگ پوسٹ نے ۲۰ ہزار پونڈ کے لئے اپیل کی ہے۔

گلدستۂ اخبار

پنسلوینیا میں ریلوے اپنے مسافروں کو گرم گرم چائے اور کافی مفت دیتی ہے۔ جب کوئی مسافر مانگتا ہو فوراً پورٹر ڈائننگ کار میں جا کر لا دیتا ہے۔

سورت میں ایک نرسنگ انسٹیٹیوٹ قائم کرنے کے لئے سیٹھ سر اچند نیم چند نے ۲۵ ہزار روپیہ دیا۔

سیر امپور کی بھٹہ جاترا میں مہیشور جی کی رتھ کو ۲۰۰ آدمی کھینچتے تھے کہ چھ آدمی نیچے کچلکر مر گئے۔

ضلع علیگڈھ میں دو شخصوں نے ایک نو سال کے بچے کو شہدے سے زیور کے لالچ میں جان سے مار ڈالا صاحب سشن جج کی عدالت سے دونوں کو سزائے موت کا حکم ہوا۔ زیور کے شایق اس سے عبرت پکڑیں۔

مریخ کے باشندوں تک بذریعہ قوت برقی پیغام پہونچانے کا امریکہ کے منجم انتظام کر رہے ہیں جس میں تین کروڑ روپیہ صرف ہوگا جو جمع ہو رہا ہے۔

پروفیسر وجیرٹ نے ایک جنگی ہوائی کشتی ایجاد کی ہے جو ہوائی جنگی جہازات کو دم بھر میں تباہ کر دیا کریگی۔ یہ کشتی فی سیکنڈ ۲۲۵ گز کے حساب سے اُڑ سکتی ہے تمام یورپین ممالک میں ہوائی جنگی جہاز بڑی سرگرمی سے بن رہے ہیں۔ آئیندہ جو جنگ یورپ میں ہوگی وہ زیادہ تر کرۂ ہوا میں بذریعہ ہوائی جہازوں کے ہوگی۔

سول سٹیشن لاہور میں برقی روشنی کی تجویز پسند کی گئی ہے۔ پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ ۴ لاکھ قرض لیں گے۔

پشاور میں ایک چڑیاخانہ قائم کرینگے میونسپلٹی دس ہزار روپے دیگی۔ باقی عام چندہ سے جمع ہوگا۔

خبر ہے کہ زار روس لندن کی سیر کرینگے وہ غالباً ماہ اگست میں لندن پہونچیں گے فی الحال اُن کے اعلیٰ ممبران اُن سے پہلے پہونچ گئے ہیں اور زار روس کا خیر مقدم اخبارات لندن کر رہے ہیں

خالصہ ایڈوکیٹ مخبر ہے کہ وزیرآباد کے ہسپتال میں ایک فقیر جاں بحق ہوا ہے جس کی تلاشی پر معلوم ہوا کہ اس کی کمر کے پٹکے میں بہت سی چونیاں اور دونیاں تھیں جن کو وہ ہر وقت کمر میں رکھتا تھا۔

ضلع گوجرانوالہ کے ایک گاؤں بھروپ گڈھ میں ہوا اور مینہ سے بچنے کے لئے دو چھوٹی لڑکیاں اور ایک لڑکا جو ۱۳ سال کا تھا۔ ایک شیشم کے بڑے درخت کے نیچے پناہ لینے کے لئے بیٹھ گئے اور اتفاقاً ایک بڑا ٹہنا ٹوٹ کر گر پڑا اور وہیں وہ تینوں بچے فوراً مر گئے

ہمعصر جھنگ سیال بحوالہ الفریح لکھنؤ ناقل ہے کہ لکھنؤ کے آنریری مجسٹریٹ پنڈت شونا راینی کی عدالت میں ایک بہت گندہ مقدمہ پیش ہوا جس کا فیصلہ مجسٹریٹ نے خوب کیا۔ مقدمہ خراب زمانہ کی گندی کارستانی یعنے زنا کا تھا جس میں بیوی کے خاوند نے اپنے سالے پر اپنی بہن کے ساتھ منہ کالا کرنے کا الزام لگایا۔ اور یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچا جس پر اس کو اور آٹھ دیگر اشخاص کو قید اور جرمانہ کی سزا ہوئی۔ افسوس گناہ کی نجاست کی حد کہاں تک پہونچی ہے۔

چودہری رام سنگھ ضلع بریلی کے ایک بڑے زمیندار کو ایک کاشتکار کو جوتوں سے پٹوانے کے جرم میں دو سال قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ اور اس کے دو نوکروں کو بھی دو دو سال کی قید ہوئی

پیلی بھیت کے ایک برہمن نے اپنی دو بیویوں کو مار ڈالا تھا جس پر اسکو پھانسی کا حکم ہوا تھا۔ ہائی کورٹ نے بھی اپیل نامنظور کی۔ اب وہ اپنے کیفر کردار کی سزا پائیگا۔

پرتاب گڈھ میں بھوپال سنگھ کانسٹبل نے جو خزانے کے پہرہ پر تھا۔ سورج بکاش ہیڈ کانسٹبل کو نشانہ بندوق کیا۔ اور بازار میں جا کر ایک عورت کو مار کر خودکشی کر کے مر گیا۔ ایسے جوش پر افسوس ہے

سہارنپور میں ایک ریلوے کانٹے والے کی بیوی کے تین لڑکے ایک ہی دن میں پیدا ہوئے۔ تینوں لڑکے ۱۱ روز زندہ رہ کر مر گئے۔

بریلی کے کوتوال اور اس کے لڑکے کے قاتل کا پتہ لگ گیا ہے کانسٹبل گنگا سنگھ اور ولی محمد اس کے قاتل معلوم ہوئے ہیں۔ مقدمہ چل رہا ہے۔

ہائی کورٹ نے نارائن جنتیمن رتھلوی کو بمبئی بڑودا سینٹرل انڈیا ریلوے کے برخلاف ۱۲۰۰۰ روپیہ کی ڈگری معہ خرچہ اور اس کے علاوہ ۳۰۰۰ روپیہ بابت علاج ڈاکٹری کے دی۔ مسٹر نارائن موصوف کو ریلوے ایکسیڈنٹ میں ضرب آئی جس کی وجہ سے اس نے عدالت میں چارہ جوئی کی تھی۔

اشتہارات

ضرورت

ایک لایق ہابیل دو من کی ضلع میں کام کرنے کے ضرورت ہے درخواستیں معہ اسناد و پتہ ذیل پر آنی چاہئیں مس اس۔ ایم جگراؤں پنجاب۔

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

مشن سکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جس نے بی اے یا ایم اے اور نیز پنجاب کی ایس اے وی حاصل کیا ہو اور کم سے ایک سال تک ملازمت کی ہو تنخواہ شروع میں سو سے ایک سو پچیس روپیہ ماہوار درخواستیں معہ اسناد اڈیٹر زرافشاں کے نام آنی چاہئیں



لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

صرف ۴ر خرچنا بات ہی کیا ہو۔ دیکھو گرمی کا ایام آیا اور ساتھ ہی جگہ بجگہ ہیضہ ہونا بھی ناممکن ہے اسلئے وقت ہو کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں ڈال رکھے یہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ **اصل عرق کافور** ۲۲ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضے کا اکسیر علاج ہے ۱۹۰۹ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکیٹ ایک کے موجود ہیں منگاکر دل بھر لیجئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۴ر محصول ڈاک ایک سے ۴ شیشی تک ۵ر امتحاناً **بلا قیمت دیا جاتا ہے** ضرور آزمائیے اگر آپ بلا قیمت اس کا نمونہ آزمانا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کیواسطے ۲ر کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں اپنا نام و پتہ صاف طور پر لکھ دیجئے۔ پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھئے گا۔

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۷ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے اسکول بلا محصول عہ معہ محصول عہر قیمت ۲۵ کاپی سبق سنڈے سکول عہر ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے مسٹر ٹی ووڈلی منیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہئے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبیٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

ایڈیٹر پادری ڈبلیو۔ سی۔ اور بیاور راجپوتانہ

سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہئے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شائع ہوتا ہے قیمت عہ سالانہ معہ محصول ڈاک۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان پنجاب " " چار

غیر ملک سے " " ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ر	ے۸ر	ے
چوتھائی کالم	ے۸ر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	مہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	معہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر یکمشت روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آخر تاریخ درج کریں

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استاد

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں عہ ماہوار معہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرو کونول وکیر میز وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا ۹۰ سے ۱۲۵ تک کرو کونول لعہ۔

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض عین کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا. پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بیمائے اور اور یکے آنکھوں کے مریضوں اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہو قیمت اس لئے کم رکھی ہو کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہو مبلغ دو روپیہ خاص ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ تین روپیہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ سرمہ خریدار ایک بار ضرور خرید کر درخواست کیوقت حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱. پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمے سے ایک شخص کو جسکی آنکھ میں ناخنہ ہو گیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کرکے مایوس ہو چکا تھا براے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلی قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجیئے الراقم بہادر جنگ فرزند دہیتہ نیپال بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست لنکوپی گر کسپور. ۲. میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کرکے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا گیا جن کی آنکھوں میں خدا بھی کسی قسم کی شکایات ہو جیں بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے دہند و خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے

اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں پر یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ ادا میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے ایسے سرمے سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور. ۳. جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ ممیرہ و غرض تجربہ آپنے میرے پاس بھیجا تھا اس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں انکا ایجاد و شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور دھندے کیلئے نہایت ہی مفید ہے اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا ان کی نسبت بعد کو لکھونگا راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و ایڈیٹر میڈیکل جرنل آگرہ ۴. جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید

ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے راقم مہاراجکمار جیتپال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست جھگوان اودہ ۵. جناب من تسلیم نیاز چونکہ آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اسواسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہے بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرماویں راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ ونیاڑ ضلع علاقہ حیدرآباد دکن

پانچہزار روپیہ انعام. اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تیس نمبر کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے مارچ ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے

پادری ای. ایم. ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی بادون چھپا اور شائع ہوا